5011-آلات موسیقی پر مشتمل اسلامی ترانے اور نظموں سے موسوم اشعار کا حکم

سوال

کیا اسلامی نظمیں آلات موسیقی کے ساتھ سننی جائز ہیں، آپ سے گزارش ہے کہ کتاب وسنت پر مشتمل جواب سے نوازیں؟

پسندیدہ جواب

قرآنی آیات اوراحادیث نبویہ گانے
بجانے کے آلات اور موسیقی کی مذمت پر دلالت کرتے ہیں، اورانہیں استعمال نہ کرنے کا
کہتے ہیں، اورقرآن مجید راہنمائی کرتا ہے کہ ایسی اشیاء کا استعمال ضلالت و گمراہی
اوراللہ تعالی کی آیات کومذاق بنانے کا باعث ہے.

جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

**{اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں
جو لغو باتیں خریدتے ہیں، تا کہ لوگوں کو بغیر علم اللہ کی راہ سے روک سکیں، اور
اسے مذاق بنائیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے ذلت آمیز عذاب ہوگا}** لقمان (6).

اکثر علماء کرام نے لہوالحدیث کی
تفسیر گانا بجانا اور آلات موسیقی اور ہر وہ آواز جو حق سے روکے بیان کی ہے.

امام طبری ابن ابی الدنیا اور ابن
جوزی رحمھم اللہ نے درج ذیل آیت کی تفسیر میں مجاہد رحمہ اللہ کا قول نقل کیا ہے :

فرمان باری تعالی ہے :

**{اوران میں سے جسے بھی تو اپنی
آواز بہکا سکے بہکا لے، اوران پر اپنے سوار اور پیادے چڑھالا، اوران کے مال اور
اولاد میں سے بھی اپنا شریک بنالے، اوران کے ساتھ جھوٹے وعدے کرلے، اوران کے
ساتھ شیطان کے جتنے بھی وعدے ہوتے ہیں وہ سب کے سب فریب ہیں}** الاسراء (64-65).

مجاہد رحمہ اللہ کہتے ہیں : یہ گانا
اور آلات موسیقی اور بانسری وغیرہ ہیں.

اور طبری نے حسن بصری سے ان کا قول
نقل کیا ہے کہ : اس کی آواز دف ہیں.

دیکھیں : جامع البیان (118/15–
119) ذم الملاہی (33) تلبیس ابلیس (232).

اور ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" یہ اضافت تخصیص ہے، جس طرح اس کی
طرف گھڑ سوار اور پیادے کی اضافت کی گئی ہے، چنانچہ ہر وہ کلام جو اللہ تعالی کی
اطاعت کے بغیر ہو، اور ہر وہ آواز جو بانسری یا دف یا ڈھول وغیرہ کی ہو وہ شیطان کی
آواز ہے " انتہی.

دیکھیں : اغاثۃ اللھفان (252/1).

امام ترمذی رحمہ اللہ نے ابن ابی
لیلی کی سند سے حدیث بیان کی ہے وہ عطاء سے بیان کرتے ہیں، اور وہ جابر رضی اللہ
تعالی عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ :

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عبد
الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ نکلے تو ان کا بیٹا ابراہیم موت وحیات
کی کش مکش میں تھا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹے کو گود میں رکھا تو ان کی
آنکھوں سے آنسو بہنے لگے.

تو عبد الرحمن کہنے لگے : آپ رونے سے
منع کرتے ہیں، اور خود رو رہے ہیں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا :

" میں رونے سے منع نہیں کرتا، بلکہ
دو احمق اور فاجر قسم کی آوازوں سے منع کرتا ہوں، ایک تو مزامیر شیطان اور موسیقی
کے آلات اور نغمہ کے وقت نکالی جانے والی آواز سے، اور دوسری مصیبت کے وقت چہرے
پیٹنے اور گریبان پھاڑنے کے ساتھ آہ بکا کرنے کی آواز "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1005) امام
ترمذی کہتے ہیں، یہ حدیث حسن ہے، اور اسے امام حاکم نے المستدرک (43/4) اور
بیہقی نے السنن الکبری (69/4) اور الطیالسی نے مسند الطیالسی حدي نمبر (1683)
اور امام طحاوی نے شرح المعانی (29/4) میں نقل کیا ہے، اور علامہ البانی نے اسے
حسن قرار دیا ہے.

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اس سے مراد گانا بجانا اور آلات
موسیقی ہیں"

دیکھیں : تحفۃ الاحوذی (88/4).

صحیح حدیث میں نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے :

"میری امت میں کچھ لوگ ایسے آئینگے
جوزنا اور ریشم اور شراب اور گانا بجانا اور آلات موسیقی حلال کر لینگے، اور ایک
قوم پہاڑ کے پہلو میں پڑاؤ کریگی تو ان کے چوپائے چرنے کے بعد شام کو واپس آئینگے،
اور ان کے پاس ایک ضرورتمند اور حاجتمند شخص آئیگا وہ اسے کہینگے کل آنا، تو اللہ
تعالی انہیں رات کو ہی ہلاک کر دیگا، اور پہاڑ ان پر گرا دے گا، اور دوسروں کو
قیامت تک بندر اور خنزیر بنا کر مسخ کر دیگا"

امام بخاری نے اسے صحیح بخاری (10/
51) میں معلقا روایت کیا ہے، اور امام بیہقی نے سنن الکبری (272/3) میں اسے
موصول روایت کیا ہے، اور طبرانی میں معجم الکبیر (319/3) اور ابن حبان نے صحیح
ابن حبان (265/8) میں روایت کیا ہے، اور ابن صلاح نے علوم الحدیث (32) میں
اور ابن قیم نے اغاثۃ اللھفان (255) اور تہذیب السنن (2/1270–272) اور حافظ
ابن حجر نے فتح الباری (51/10) اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے سلسلۃ الاحادیث
الصحیحۃ (140/1) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری
میں کہتے ہیں :

"المعازف یہ گانے بجانے کے آلات
ہیں، اور قرطبی نے جوہری سے نقل کیا ہے کہ: معازف گانا ہے، اوران کی صحاح میں ہے
کہ: یہ گانے بجانے کے آلات ہیں، اورایک قول یہ بھی ہے کہ: یہ گانے کی آوازیں ہیں.

اوردمیاطی کے حاشیہ میں ہے: معازف
دف اورڈھول وغیرہ ہیں جو گانے میں بجائے جاتے ہیں، اور لہوولعب میں بجائے جائیں
. انتہی

دیکھیں: فتح الباری (55/10).

اورابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اس کی وجہ دلالت یہ ہے کہ:

معازف سب آلات لہوکو کہا جاتا ہے،
اس میں اہل لغت کے ہاں کوئی اختلاف نہیں، اوراگر یہ حلال ہوتے تواسے حلال کرنے کی
بنا مذمت نہ کی جاتی، اورنہ ہی اس کا حلال کرنا شراب اورزنا کے ساتھ ملایا جاتا.
انتہی.

دیکھیں: اغاثۃ اللھفان (256/1).

اس حدیث سے گانے بجانے کے آلات کی
حرمت ثابت ہوتی ہے، اوراس حدیث سے کئی طرح استدلال ہوتا ہے:

پہلی وجہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
فرمان: "وہ حلال کرلینگے"

یہ اس بات کی صراحت ہے کہ یہ مذکور
اشیاء شریعت میں حرام ہیں، تویہ لوگ انہیں حلال کرلینگے، اوران مذکورہ اشیاء میں
معازف یعنی گانے بجانے کے آلات بھی شامل ہیں.

دوم:

ان گانے بجانے والی اشیاء کو ان
اشیاء کے ساتھ ملا کر ذکر کیا ہے جن کی حرمت قطعی طور پر ثابت ہے، اگر ان معازف اور
گانے بجانے والی اشیاء کی حرمت میں اس حدیث کے علاوہ کوئی ایک آیت یا حدیث نہ بھی
وارد ہوتی تو اس کی حرمت کے لیے یہی حدیث کافی تھی، اور خاص کر اس طرح کے گانے کی
حرمت میں جو آج کل لوگوں میں معروف ہے، یہ وہ گانے ہیں جس میں فحش اور گندے قسم کے
الفاظ استعمال ہوتے ہیں، اور اسے مختلف قسم کی موسیقی و ساز اور طبلے و ڈھول اور
سارنگی و بانسری، اور پیانو و گٹار وغیرہ کے ساز پائے جاتے ہیں، اور اس میں آواز
ہیجڑوں، اور فاحشہ عورتوں کی ہوتی ہے۔

دیکھیں: حکم المعازف للالبانی۔

اور تصحیح الاخطاء والاوھام الواقعۃ
فی فھم احادیث النبی علیہ السلام تالیف رائد صبری (176/1).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"معازف ہی وہ گانے ہیں جن کے متعلق
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی تھی کہ آخری زمانے میں کچھ لوگ ایسے
آئینگے جو شراب وزنا اور ریشم کی طرح اسے بھی حلال کر لینگے، یہ حدیث علامات نبوت
میں شامل ہوتی ہے، کیونکہ یہ سب کچھ واقع ہو چکا ہے، اور یہ حدیث جس طرح شراب، اور
زنا اور ریشم کو حلال کرنے والے کی مذمت پر دلالت کرتی ہے، اسی طرح اس کی حرمت اور
اسے حلال کرنے والے کی مذمت پر بھی دلالت کرتی ہے۔

گانے بجانے، اور آلات لہو سے اجتناب
کرنے والی آیات واحادیث بہت زیادہ ہیں، اور جو شخص یہ گمان رکھتا ہے کہ اللہ تعالی
نے گانا بجانا اور آلات موسیقی مباح کیے ہیں اس نے جھوٹ بولا ہے، اور عظیم قسم کی
برائی کا مرتکب ہوا ہے، اللہ تعالی ہمیں شیطان اور خواہشات کی اطاعت سے محفوظ رکھے۔

اور اس سے بھی بڑا اور قبیح جرم تو
اسے مباح کہنا ہے، اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ یہ اللہ تعالی اور اپنے دین سے
جہالت ہے، بلکہ یہ تو اللہ تعالی اور اس کی شریعت پر جھوٹ بولنے کی جسارت و جرات
ہے۔

صرف شادی بیاہ کے موقع پر دف بجانی
جائز ہے، اور یہ بھی صرف عورتوں کے لیے خاص ہے کہ وہ آپس میں دف بجا سکتی ہیں، تا
کہ نکاح کا اعلان ہ اور سفاح اور نکاح کے مابین تمیز ہو سکے.

اور عورتوں کا آپس میں دف بجا کر
شادی بیاہ کے موقع پر گانے میں کوئی حرج نہیں لیکن شرط یہ ہے کہ اس میں برائی و
منکر پر ابھارا نہ گیا ہو، اور نہ ہی عشق و غرام کے کلمات ہوں، اور یہ کسی واجب اور
فرض کام سے روکنے کا باعث نہ ہو، اور اس میں مرد شامل نہ ہوں، بلکہ صرف عورتیں ہی
سنیں، اور نہ ہی اعلانیہ اور اونچی آواز میں ہو کہ پڑوسیوں کو اس سے تکلیف اور اذیت
ہو، اور جو لوگ لاؤڈ سپیکر میں ایسا کرتے ہیں وہ بہت ہی برا کام کر رہے ہیں، کیونکہ
ایسا کرنا مسلمان پڑوسیوں وغیرہ کو اذیت دینا ہے، اور شادی بیاہ وغیرہ موقع پر
عورتوں کے لیے دف کے علاوہ کوئی اور موسیقی کے آلات استعمال کرنا جائز نہیں، مثلا
بانسری گٹار، سارنگی وغیرہ، بلکہ یہ برائی ہے، صرف انہیں دف بجانے کی اجازت ہے.

لیکن مردوں کے لیے دف وغیرہ میں سے
کوئی بھی چیز استعمال کرنی جائز نہیں، نہ تو شادی بیاہ کے موقع پر اور نہ ہی کسی
اور موقع پر، بلکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے تو مردوں کے لیے لڑائی کے آلات اور ہنر
سیکھنے مشروع کیے ہیں کہ وہ تیر اندازی اور گھڑ سواری اور مقابلہ بازی کریں اور اس
کے علاوہ جنگ میں استعمال ہونے والے دوسرے آلات مثلا ٹینک ہوائی جہاز اور توپ اور
مشین گن اور بم وغیرہ جو جہاد فی سبیل اللہ میں معاون ثابت ہوں.

دیکھیں: مجموع الفتاوی ابن باز (3/
423–424).

اور شیخ الاسلام رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یہ علم میں رکھیں کہ قرون ثلاثہ
الاولی جو سب سے افضل تھے اس میں نہ تو سر زمین حجاز میں اور نہ ہی شام اور یمن میں
اور نہ مصر اور مغرب میں، اور نہ ہی عراق و خراسان کے علاقوں میں اہل دین، اور تقوی
و زہد اور پارسا و عبادت گزار لوگ اس طرح کی محفل سماع میں شریک اور جمع ہوتے تھے
جہاں تالیاں اور شور شرابہ ہوتا، نہ تو وہاں دف بجائی جاتی اور نہ ہی تالی اور

سارنگی اور بانسری، بلکہ یہ سب کچھ دوسری صدی کے آخر میں بدعت ایجاد کی گئی، اور جب آئمہ اربعہ نے اسے دیکھا تو اس کا انکار کیا اور اس سے روکا" اھ

دیکھیں : مجموع الفتاوی (569/11).

اور رہا ان نظموں اور ترانوں کا
جنہیں اسلامی نظموں اور ترانوں کا نام دیا جاتا ہے، اور ان میں موسیقی بھی ہوتی ہے،
تو اس پر اس نام کا اطلاق اسے مشروع نہیں کرتا، بلکہ حقیقت میں یہ موسیقی اور گانا
ہی ہے، اور اسے اسلامی نظمیں اور ترانے کہنا جھوٹ اور بہتان ہے، اور یہ گانے کا بدل
نہیں سکتے، تو ہمارے لیے یہ جائز نہیں کہ ہم خبیث چیز کو خبیث چیز سے بدل لیں، بلکہ
ہم تو اچھی اور پاکیزہ چیز کو خبیث اور گندی کی جگہ لائينگے، اور انہیں اسلامی سمجھ
کر سننا اور اس سے عبادت کی نیت کرنا بدعت شمار ہوگی جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی.

اللہ تعالی سے ہم سلامتی و عافیت کی
دعا کرتے ہیں.

مزید تفصیل کے لیے آپ درج ذیل کتب کا
مطالعہ کریں :

تلبیس ابلیس (237) الدخل ابن حجاج
(109/3) الامر بالاتباع والنہی عن الابتداع للسیوطی (99) ذم الملاہی ابن ابی
الدنیا.

الاعلام بان العزف حرام ابو بکر
جزائری.

تنزیہ الشریعۃ عن الاغانی الخلیعۃ

تحریم آلات الطرب للالبانی.

واللہ اعلم.